جناب ابو مدثر

قادیانی فریب کار

لاہور کا رسالہ سحر اور قادیانی حکیم نذیر احمد کے نئے نئے روپ

حاکم وقت کی حمایت کی آڑ میں نبوت کاذبہ کا پرچار

تاریخ اسلام کے ہر دور میں چراغ مصطفویؐ سے شرار بولہبی کی آویزش رہی ہے۔ کہیں اس نے مسیلمہ کذاب کا روپ دھارا تو کہیں مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل اختیار کی۔ نبوت کو ایک کاروبار بنا کر برطانوی سامراج کے مذموم عزائم کی تکمیل کا سہرا بھی قادیانی ذریت کے سر ہے۔ مرزا صاحب کے دعوے کے بعد قادیانی جماعت کے کئی لوگوں نے نبوت کے دعوے کئے اور ملت اسلامیہ کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کی سازش کی ان لوگوں میں کچھ تو ذہنی طور پر مفلوج تھے، لیکن اکثر نہایت عیار اور صریح فریب کار تھے۔ انہوں نے اپنے روحانی باپ مرزا صاحب قادیانی کے لب و لہجہ میں گفتگو کی، اس نوع کے گھٹیا الہامات شائع کئے اور اسی رخ سے سیاسی کھیل کھیلا۔ ان میں چراغ دین جمونی، احمد نور کابلی، لطیف گناچوری، فضل احمد چنگا بنگلیالوی (گوجر خان) محمد اسمٰعیل (جو لندن میں بیٹھ کر کفر و ارتداد پھیلا رہا ہے) حکیم نذیر احمد وغیرہ زیادہ مشہور ہیں۔ اس کے علاوہ ملہم، مبشر، مامور من اللہ، مہدی، یوسف موعود، مصلح موعود، مبشر فرزند، وغیرہ کے دعاوی کرنے والے اتنے سارے کذاب ہیں جن کا شمار مشکل ہے۔ انہوں نے ضعیف العقیدہ لوگوں کو ورغلایا، روپے پیسے اینٹھے، خوبصورت لڑکیوں سے شادیاں کیں اور وحی کے تقدس کو پامال کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔

گذشتہ چند ماہ سے ایک قادیانی، حکیم نذیر احمد نے مختلف دعاوی کی آڑ میں یہی کاروبار شروع کر رکھا ہے۔ یہ شخص کئی سال تک قادیان میں رہ کر الہامات فروشی میں مصروف رہا۔ آخر کار اس وقت کے خلیفہ مرزا بشیر الدین نے جو خود ملہم اور مصلح موعود ہونے کے دعویدار تھے۔ اس شخص کو قادیان سے نکال دینے کا اعلان کیا۔ قادیانی جماعت سے برگشتہ لوگوں کی پذیرائی کے لئے لاہوری جماعت کے لوگ بازو کھولے

رکھتے تھے، انہوں نے اس ملہم کی درپردہ مدد کی، دوسرے مرزا بشیر الدین محمود کے شدید مخالف گروہ، جن میں مباہلہ والوں کا گروپ پیش پیش تھا۔ ایسے مدعیان کی مدد کے لیے کمربستہ تھا، ان عناصر نے حکیم صاحب کے لئے پروپیگنڈا کیا۔ لیکن حکیم صاحب بڑے کائیاں تھے، انہوں نے ان سے خفیہ ساز باز کے ساتھ ساتھ نظارت امور عامہ قادیان اور مرزا محمود کو کئی چھٹیاں لکھیں اور مرزائیت سے اپنی عقیدت کے قصے سنا کر دوبارہ قادیان میں قدم جمائے اور اپنا کاروبار پھیلانے لگے۔

لوگ اپنی خوابوں کی تعبیریں پوچھنے کے لیئے ان کے پاس آتے اور ان کو نذریں پیش کرتے ان سے دعائیں کراتے اور اپنے بارے میں الہامات سنتے، حکیم صاحب نے برق ہونے کا ڈھونگ رچا رکھا تھا جس کو وہ اپنی روحانی سربلندی اور برتری کے مفہوم میں پیش کرتے۔

قادیانی جماعت کے اخبار الفضل لاہور کی اطلاع کے مطابق حکیم صاحب نے قادیان میں ایک شخص میاں غلام رسول ٹھیکہ دار بھٹہ کو اپنے الہاموں کی بنیاد پر ڈرایا جو اپنے بعض رشتہ داروں کو ان سے ملنے سے منع کرتے تھے۔ اس پر حکیم صاحب نے اعلان کیا کہ چونکہ میاں غلام رسول سے وہ خفا ہیں۔ اس لئے خدا بھی ان سے خفا ہے اور جب تک وہ انہیں تین سو روپیہ نہ دیں گے وہ خدائی عذاب اور ابتلا سے نہیں بچ سکتے۔ قادیانی نظارت نے میاں صاحب کو مشورہ دیا کہ انہیں ہرگز کچھ نہ دیں کیونکہ بقول ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ حکیم نذیر احمد ٹھگ ہے اور یہ طریق صلحاء کا نہیں ہوتا بلکہ لالچی آدمیوں کا ہوتا ہے۔ اس کے چند روز بعد حکیم صاحب کو قادیان سے نکال دیا گیا۔

برطانوی دور میں قادیان میں مرزا محمود کی عملاً حکومت قائم تھی۔ اور جو شخص اس نظام استبداد اور جبر و استیلاء کے خلاف آواز اٹھاتا اسے مسیح موعود کے غنڈے ابدی نیند سلا دیتے۔ ۱۹۳۰ء کے بعد یہ سلسلہ شدت اختیار کر گیا۔ آخر کار خدا نے مجلس احرار اسلام کو قادیانی مظالم کے خلاف آواز بلند کرنے کی توفیق بخشی اور انہوں نے قادیانی طلسم کو پاش پاش کیا۔ حکیم برق کو قادیان سے نکالنے کے بعد قادیانی جماعت نے اپنی روائتی غنڈہ گردی کے مظاہرے کیئے، لیکن حکیم صاحب اپنی روش پر قائم رہے اور اپنے دعاوی اور الہامات کو پھیلاتے رہے۔

تقسیم کے بعد حکیم صاحب نے سندھ میں سکونت اختیار کی اور برق کی بجائے ظفر نام رکھا۔ انہوں نے اپنے الہامات شائع کرائے اور لوگوں سے بیعت لینے لگے۔ یہ بات نظارت امور عامہ کے نوٹس میں لائی گئی، چنانچہ الفضل لاہور نے ۲۰ اگست ۱۹۴۸ء کی اشاعت میں اعلان شائع کیا کہ نظارت نے اس شخص کے مقاطعہ کا اعلان کیا ہے۔ اور ساتھ ہی وضاحت کی کہ اگر پھر بھی انہوں نے اپنی اصلاح نہ کی تو

اخراج از جماعت کی سزا دی جائے گی۔

۱۹۴۸ء سے بلکہ ۱۹۵۴ء تک حکیم موصوف نے اندر ہی اندر جماعتی گروہ بندی کی خفیہ طور پر لوگوں کو مرید بنایا اور اپنی الگ جماعت قائم کرنے کی نیو اٹھائی۔ انہوں نے بڑے محتاط طریقے سے اپنا کام جاری رکھا۔ اس عرصے میں لائل پور (فیصل آباد) میں آپ نے ایک سکول میں ملازمت اختیار کر لی جب آپ سندھ میں تھے تو ایک موقع پر مرزا محمود سے ان کا آمنا سامنا ہو گیا جو اپنی زمینوں پر آئے تھے۔ انہوں نے جب حکیم صاحب کو یہاں دیکھا تو اپنے مینجر سے پوچھا کہ یہ شخص یہاں کیوں آیا ہے؟ تو مینجر نے کہا یہ برق نہیں ظفر ہے۔ اس پر مرزا صاحب کہنے لگے کہ پہلے بھی اس شخص نے کئی نام بدلے ہیں۔ ان امور کی تفصیل الفضل لاہور ۱۸ نومبر ۱۹۵۴ء سے نقل کی جاتی ہے۔ الفضل "اعلان سزا" کے عنوان سے لکھتا ہے:

> "حکیم نذیر احمد صاحب برق، حال ظفر جو قادیان میں رہتے تھے اور وہاں نظارت امور عامہ کے علم میں ان کے خلاف بعض شکایات تھیں اور ان کو اصلاح کا موقع دیا گیا تھا لیکن محکمہ سے عدم تعاون کی بنا پر انہیں اخراج از قادیان کی سزا دی گئی تھی، اس کے بعد انہوں نے توبہ کی اور انہیں پھر قادیان آنے کی اجازت دی گئی، لیکن باوجود توبہ کرنے کے وہ پھر اپنے طریق سے باز نہ آئے اور اندر ہی اندر اپنے گرد ایک جماعت جمع کرنی شروع کی جس کو اپنے الہاموں کے ذریعہ سے قسم ہا قسم کی امیدیں دلا کر اپنے گرد اکٹھا کیا۔

نذیر احمد صاحب کی ایسی حرکات کو دیکھ کر میاں غلام رسول صاحب ٹھیکیدار بھٹہ نے اپنے بعض رشتہ داروں کو ان سے ملنے سے منع کیا جس پر نذیر احمد صاحب نے کہا چونکہ وہ میاں غلام رسول صاحب سے خفا ہیں اس لئے خدا تعالیٰ بھی ان سے خفا ہے اور جب تک وہ تین صد روپیہ نہ دیں اسوقت تک وہ ابتلا سے بچ نہیں سکتے چنانچہ میاں صاحب کو مشورہ دیا گیا کہ ہرگز اسکو روپیہ نہ دیں یہ ٹھگ ہے، یہ طریق صلحاء کا نہیں ہوتا بلکہ لالچی آدمیوں کا ہوتا ہے اور کچھ دنوں کے بعد حکیم صاحب کو قادیان سے رخصت کر دیا گیا۔

چونکہ بہت سے ریکارڈ ہجرت کی وجہ سے تلف ہو گئے ہیں اس لئے اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس شخص نے سندھ میں جا کر اپنے الہاموں کے ذریعہ سے بعض لوگوں کو اپنے گرد اکٹھا کرنا شروع کیا۔ چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (مرزا محمود) نے اسے سندھ میں اپنی جائیدادوں پر دیکھا تو مینجر صاحب سے وجہ دریافت فرمائی تو انہوں نے بتایا کہ یہ برق نہیں بلکہ ظفر ہے۔ تو حضور (مرزا محمود) نے فرمایا کہ پہلے بھی ان صاحب نے کئی نام بدلے ہیں۔ بالآخر انہوں نے سندھ کے بعض کارکنوں کو ورغلانے کی کوشش کی ان کے متعلق معاملہ زیر تحقیق ہے۔"

اس کے بعد ناظر امور ربوہ نے بڑے پتے کی بات لکھی ہے۔ کاش! وہ قادیانی تحریک کے مضمرات کو اسی پیمانے سے ناپتے جسطرح انہوں نے حکیم صاحب کی تحریک کے لئے کیا ہے۔ اگرچہ قادیانی انبیاء کی مسلسل آمد اور وحی کے تسلسل ایمان رکھتے ہیں، لیکن جب ایک قادیانی الہاموں کی آڑ میں ان کی جماعت کے اندر نئی بندی کرتا چلے تو یہ چیخ اٹھتے ہیں، لیکن جب ایک ہندی متبنی ملت اسلامیہ کو اپنی مزعومہ وحی سے دولخت کرتا ہے تو اسے نام نہاد دین کی خدمت قرار دے کر یہ اسلام دشمن طائفہ اسکی نبوت کاذبہ کا پرچار کرتا ہے۔ بہرحال ناظر صاحب حکیم موصوف کے بارے میں آگے لکھتے ہیں :

"یہ حقیقت ہے کہ جب تک کسی سلسلہ میں خدائی نظام قائم ہوتا ہے، اس قسم کے ملہم نہیں آسکتے جو اپنے گرد لوگوں کو جمع کریں۔ اگر ایسے لوگ آئیں تو خدائی نظام کے معنی کوئی نہیں رہتے اور اگر ایسے وقت میں کوئی آدمی آئے تو وہ اس نظام کو چیلنج کریگا کہ اب خدائی نظام نہیں رہا، لیکن یہ شخص دو کشتیوں میں پیر رکھتا ہے۔ اور ادھر نظام کو خدائی قرار دیتا ہے۔ اُدھر اپنے اپنے الہاموں کے دعوؤں پر ایک جتھا بنایا ہے، ایسا شخص سچا نہیں ہو سکتا وہ غلطی خوردہ ہے یا وہ جھوٹ بولتا ہے۔

چنانچہ انہی حالات کی بنا پر ۲۰-۷-۴۸ کو الفضل میں نظارت ہذا نے اس شخص کا مقاطعہ کا اعلان کیا اور ساتھ ہی وضاحت کی کہ اگر پھر بھی انہوں نے اپنی اصلاح نہ کی تو اخراج از جماعت کی سزا دی جائے گی، باوجود انہیں اپنی اصلاح کے لئے چھ سال کا موقعہ دینے کے اب پھر یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ ابھی تک انہوں نے اپنی اصلاح نہیں کی اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حکیم نذیر احمد صاحب برق حال ظفر ساکن چک نمبر ۲۹ جنڈانوالہ براستہ گٹی ضلع لائل پور کو علاوہ سابقہ مقاطعہ سزائے خارج از جماعت بھی کیا جاتا ہے۔" (الفضل لاہور ۲ نومبر ۱۹۵۴ء)

۱۹۵۴ء کے بعد حکیم صاحب نے کئی روپ دھارے اور کئی دام بچھائے۔ ۱۹۷۰ء میں انہوں نے اپنے ایک مرید کی لڑکی سے شادی کرنے کی ٹھانی، نکاح ہو گیا لیکن لڑکی کے بھائی نے تنسیخ نکاح کا دعویٰ کر دیا جسیں آباد سندھ کی عدالت میں جناب رفیق احمد گوریجہ نے اس مقدمے کے دوران قادیانیت کے حقیقی خدوخال کی روشنی میں تنسیخ نکاح کا فیصلہ دیا۔ اس فیصلہ کے باعث حکیم صاحب کو کافی "شہرت" ملی کیونکہ بقول شخصے
ع بدنام اگر ہوں گے تو کیا نام نہ ہو گا۔

راقم الحروف کو ۱۹۷۲ء میں حکیم صاحب سے راولپنڈی میں ملنے کا اتفاق ہوا۔ آپ کے ساتھ دو تین قادیانی مرید تھے، یہ ملاقات ایک ہوٹل میں ہوئی۔ آپ نے بہت سے سیاسی اور مذہبی مسائل پر گفتگو کی اور

اپنے حالات زندگی بتائیے، آپ نے بتایا کہ آپکا مشرقی پنجاب سے تعلق ہے۔ اور رتنڑ چھتڑ کے ایک بزرگ خاندان سے ان کے والد کو عقیدت تھی۔ انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کے تمام دعاوی اور الہامات کو سچا قرار دیا اور جماعت ربوہ اور لاہور کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔ گفتگو کے دوران ان کی حالت غیر ہوگئی اور ان پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوگئی اس کے بعد اپنے ہاتھوں کو زور زور سے ہلا کر الہامی پوز میں آپ نے راقم الحروف کے لئے ایک عدد وحی کا اعلان کیا جس میں کہا گیا تھا کہ خدا نے کہا ہے کہ تم میری بیعت کر لو تو تمہیں بہت سے روحانی انعامات ملیں گے، تمہاری بہت لمبی عمر ہوگی اور تمہاری نسل سے کئی نیک لوگ اور بادشاہ پیدا ہوں گے۔ راقم نے عرض کیا کہ آپ کو نبی یا مجدد ماننے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ بندہ آپ کے آقا اور مرشد مرزا غلام احمد قادیانی کو کذاب، مفتری اور برطانوی سامراج کا آلہ کار جانتا ہے اور آپ کو ایک فاتر العقل شخص قرار دیتا ہے۔ اس بات سے ان کے مرید بہت ناراض ہوئے، حکیم صاحب نے ایک مرید کو حکم دیا کہ پانی لائے جب پانی آگیا تو انہوں نے اپنے اوپر پھر ایک کیفیت طاری کی اور چند منٹ کے بعد آدھا گلاس پانی پی کر باقی راقم کیطرف بڑھا کر حکم دیا کہ اسے پی لو لیکن راقم نے انکار کر دیا۔ ان کے مریدوں نے فوراً اس پانی کو پی لیا۔

اس ملاقات سے اندازہ ہوا کہ حکیم صاحب کا نہایت سطحی علم ہے اور ذہنی مریض ہیں۔ مرزا قادیانی کی طرح جو بے ربط کلمات ذہن میں آتے ہیں وحی بنا کر پیش کرتے ہیں اور بدعقیدہ لوگوں کو ورغلاتے ہیں خاص طور پر آپ قادیانیوں سے روپے اینٹھتے ہیں۔ ۱۹۷۰ء میں انہوں نے کئی نامور لوگوں کے چند ماہ کے اندر اندر مرنے کا اعلان کیا تھا، لیکن بفضل تعالیٰ سب کے سب ابھی تک زندہ ہیں۔

جنوری ۱۹۷۸ء سے حکیم صاحب نے بعض لوگوں کی مدد سے نبوت کے کاروبار کو ایک خاص انداز سے پھیلانا شروع کر دیا۔ لاہور سے ان کے ایک مرید عاصم گیلانی نے سحر نامی پرچہ نکال کر ان کے خیالات کی اشاعت شروع کر دی ہے۔ ۱۹۵۴ء میں ان کے ساتھ ایک اور قادیانی علی محمد واقف زندگی کو ربوہ سے نکالا گیا تھا۔ اور الفضل لاہور نے لکھا تھا کہ :

"باوجود صریح حکم اور امور عامہ کے مقاطعہ کے اعلان کے اس نے حکیم برق سے تعلق قائم کر رکھا ہے اس لئے انہیں مقاطعہ کی سزا دی جاتی ہے۔ جب تک وہ حقیقی توبہ نہ کرلیں۔"

بعد میں انہیں جماعت قادیان سے نکال دیا گیا۔ یہ قادیانی حکیم برق کی جماعت الحق کا ناظم ہے۔

حکیم برق نے اب اپنا نام سید برق الظفر عرشی رکھ لیا ہے۔ اپنے رسالے سحر لاہور میں انہوں نے بے شمار عذاب، زلزلوں، تباہیوں اور بربادیوں کی پیش گوئیاں کی ہیں حضرت مولانا مفتی محمود، ولی خان،

مولانا ابو الاعلیٰ مودودی، قادیانی خلیفہ ناصر احمد، لاہوری مرزائیوں کے امیر صدر الدین وغیرہ کے جون ۷۸ ۱۹ء تک طبعی موت مرنے کی الہامی پیش گوئیاں کی ہیں اور اسے اپنے سچے مامور من اللہ ہونے کا معیار ٹھہرایا ہے۔ اس کے علاوہ جنرل ضیاء اور مارشل لاء کے حق میں بہت سے الہامات شائع کئے گئے ہیں۔ بنیادی طور پر اس قادیانی کذاب کا دعویٰ نبوت کا ہے۔ اس کے علاوہ مہدی، مجدد، مامور من اللہ وغیرہ کے دعاوی کئے گئے ہیں۔ حکیم صاحب مرزا صاحب کے طریقے کے مطابق حاکم وقت کی حمایت کی آڑ میں اپنی نبوت کاذبہ کا پرچار کر رہے ہیں۔ اس سازش میں ایک منظم گروہ شامل دکھائی دیتا ہے۔

ملت اسلامیہ کو اس نئے فتنے کے سدباب کے لئے مناسب تدابیر کریں اور علمائے حق آئینی ترمیم کے علی الرغم چلائے جانے والے اس مکروہ کاروبار کے خلاف آواز بلند کریں۔ اکثر اوقات ایسی تحریکیں اسلام دشمن طاقتوں کی آلہ کار ہوتی ہیں ان سے صرف نظر ملت اسلامیہ کے لئے ہلاکت خیز ثابت ہو سکتا ہے۔

تقریبِ عقیدت و تحسین

دار العلوم دیوبند

اس سال کے آخر میں جشنِ صد سالہ منانے کے سلسلہ میں ایک بین الاقوامی عظیم تقریب منعقد کر رہا ہے۔ اس مناسبت سے بزمِ اسلاف فیصل آباد کے زیرِ اہتمام ۲۷، ۲۸، ۲۹ اپریل ۱۹۷۸ء کو ایک سہ روزہ تقریب ہوگی، جس میں ملک کے ممتاز علماء اور سکالر۔ دار العلوم کی علمی، روحانی سیاسی و ملی خدمات پر اظہارِ خیال فرمائیں گے۔

بزمِ اسلاف

مرکزی جامع مسجد

جناح کالونی فیصل آباد پاکستان

حکیم الامت تھانویؒ کی یاد میں

حکیم الامت مولانا شاہ اشرف علی تھانویؒ کی دینی، سیاسی اور روحانی و علمی خدمات کے تعارف اور حضرت مرحوم کو خراجِ عقیدت کیلئے مرکزی مجلس العلماء پاکستان کے زیرِ اہتمام ۲۸، ۲۹، ۳۰ اپریل ۱۹۷۸ء کو لاہور کے جناح ہال میں ایک عظیم کانفرنس ہو رہی ہے جس میں اہل علم اور اربابِ فکر مقالات پڑھیں گے۔

مرکزی مجلس العلماء پاکستان

۱۸۴ - انارکلی

لاہور